جلد ۱ نمبر ۱۰

مضامین

بابت ماہ ... سنہ ...

جدید اللغات

(جمع مرتبہ ...)

تکیہ (۱) اصطلاح ... معشوق جس کی ... کی ... عاشق کی ... (۲) تکیے میں بھری ہوئی روئی ... معشوق کی ... (۳) بروقت جنگ عاشق کو معشوق کی چوٹوں سے بچانے والی سپر (۴) ... بعد ... وصل ... کی حالت میں ... رقیب ... حد فاصل ... جانے یا ...

تقلید - تقال حقیقی - شاگرد یا استاد ... ی۔

تلبیس - ... حکومت وقت - تمام دنیاوی کاموں کی کلید ... آئینہ ... والا رومال ... حقیقی ... الانسان ... بجس ... نیاکر ... اور ... سے حاصل ہوتی ہے۔

تلک - ترکی ... خاک - ... گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ ...۔

تلی - ... سرمایہ۔

تماشا - ... گرہ۔

تمدن - ... کا دوسرا نام - بات کو ... اسباب ... حقیقی آزادی کا ... نتیجی۔

تمغا - ... ترکی ... پیشانی۔

تمکنت - ... (...)۔

تملق - ... دست غیب - ... کی ... اصطلاح ... کا ... والا ...

تمسک - ... خوشنما ...

جامعیں ... ہیں۔

ترجمہ - ... کا ... ہو۔

تماری - ... مرحوم ... کا ... ترشدار کا ... کی۔

تناسخ - ... ... تسلسل ... شاعری۔

تنخواہ - ... ...۔

تنظیم - ... ... اندازی۔

تناسل - ... ... ایک حالت جس کا ... کر سکیں۔

تنقیص - ... کی فکر۔

توبہ - مرہم جراحت گناہ - ...

توالد - ... جو ... سرور ... آدم۔

توارد - سرقہ ... باصطلاح شاعری۔

تواگر - ... کا ... اسیری کا ...

تہذیب - ... آبا و اجداد پر لعنت بھیجنا۔

بحث تائے ہندی

ٹائیں ٹائیں - غیر ضروری ... کے ابر ... امید۔

ٹاپ - ... کی زیادتی۔

ٹاپنا - انگریز ... کی ... ہندستان کو ...

ٹرانا - ... ... پیش کرنا ... اعلیٰ

ٹر ٹرانا - ... دلیل پیش کرنا۔

ٹال مٹول - مسئلہ حکومت خود اختیاری - ...

ٹرخانا - ... کا ... کرنا۔

ٹریس - ... چلنے کا ... باجہ۔

ٹپانا - ... حاصل کرنا۔

ٹسٹ - آہستہ خرامی۔

ٹلاٹا - ... ... مسلمان ...

ٹیلنا - ہندوستانیوں کی ... کا ... کرنا ...

ٹیرن - ... کی ...

ٹیپ - ... دلیل ... جس سے انکار ... بس کی بات ہو۔

ٹیم ٹام - ... خیر خواہی۔

ڈوڈ لگانا - حضرت ... مشرقی ... شرف عام۔

ڈھکوسلا - ... دل کی ... اصلاح۔

باقی آئندہ

ن - ... پوری

نقد سخن

نہ جانے دل ... جستجو کسے جنہاں تھا

کہ راہ شوق میں ہر ہر قدم ... تھا

مطلع کے شروع میں ... گیا ہے ... محاورہ ہے۔ ... خدا جانے ... ہیں۔ ذوق جستجو کے پنہاں اور آشکار ہونے کا ... ظاہر ... پنہاں ... اگر ذوق جستجو دل میں پنہاں ... راہ شوق میں ہر ہر قدم بیاباں ... مصرعہ ثانیہ میں ... کی تکرار غیر ضروری ... ہر ... اور ... مطلب ... بھی تمام ہو سکتا ہے ... راہ شوق میں ہر قدم ایک بیاباں تھا۔ دوسرے مصرعہ میں ہر ہر قدم کے بعد لفظ ... ظاہر ہونا چاہیے ... خیال کی ... ہے کہ جب آپ کا ذوق جستجو ... ہے تو آپ کو مسافت ... معلوم ہونا چاہیے ... شوق کبھی وہ ... نہیں ہوتا - اور شعر ... ناگوار ... ہوتی ہے - حضرت آپ ... کہنا ہے کہ قدم ... مسافت کو ایک بیاباں ... بنا لینے کی ... مر ... لیجئے۔

خدا جانے کہاں کا ... پنہاں تھا

کبھی آنسو کا قطرہ تھا کبھی دریا کا طوفاں تھا

کبھی آنسو کا قطرہ اور کبھی دریا کا طوفاں کیا چیز ہو جاتی تھی؟ ... اور اس کا ... کیا تھا؟ ... کی تصریح خود مصرعہ ... ہے ... دوسرے مصرعے میں ... سے ... ہو گیا ... اور طوفاں ... کیفیت ... ہو سکتی ...

[illegible]

حضرت [illegible]

[illegible]

گیا [illegible]

[illegible]

الفابد

وزیر انگلستان



”ہاں ہاں وہیں! آپ کہاں سے بول رہے ہیں؟“
”میں ہوں آپ کا مخلص وزیر انگلستان!“

[illegible]

ہے اور اشعار اس تصویر میں کوئی خیال نہیں ہے

[illegible]

کے خلاف ہے۔

[illegible]

طوفان کی تشبیہ بحر سے دی گئی۔

راقم

ضرورت ہے

[illegible] ملازمت کرنے کے خواہشمند ہوں مفصل حالات [illegible] سے مطلع کریں۔

[illegible]

منطق کا نیا نام اور ڈارون

ایک اخبار صاحب ہیں کہ ... کی زبانی ... تھی کہ گرچہ ... کی ... عورتوں کی ... کرنے میں تمام دنیا کی قوموں سے بڑھ چڑھ کے ہے مگر تمام ... ہے جس کو ... ہم ... سیکڑوں ... کر کی ... کا ... خود بھی ... کی طالب ... ہے ... اگر ... کہ ... پاؤں ... گی اسکے ... منطق ... طرح ... اور تمہارے ... ساتھی بھی ... کی ... کرنے میں ... ... بندی خانے ... پاؤں میں ... کے ہاتھ ہتھکڑی سے جکڑے ... اور ... منطق بھی کوئی منطق ہے ؟ ساری دنیا کے منطقی ان تقسیموں کو دیکھ کے ہنسے اور ...

... حکومت ... جب دلیل سے مقابلہ ... اصلی ہے تو ... ہند کی ... شخص ... پیش کرتی ہے نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ ... ہو جاتا ہے عقل ... ہے کہ ... حکومت ... انسان ... ہے جو عقل ... ہے اب ... کہ عقل ناقص ... ہے کامل ... ہماری عقل کامل ہے اور ہندوستانیوں کی ناقص ہے اور دلیل ... کہ ... بات ... سزا ... کی ... یہی جواب ... کہ ... بالکل ... لینے کے ... کہ ... اور ... یہاں حال ... ہاتھ پاؤں جکڑے ہوئے ہیں ... قرار نہیں ... جاتی ہے ... ہندوستان آباد ... برباد ...

کے ... کی ... ہیں ... کہ تم ... سے ... قانون ... منطق ... بہت ... کی ... ہیں ... الفاظ ... ہوئے ہیں ... مگر الفاظ ... کے ... ہوتے ہیں خیالی ... نہیں ہوا ۔ منطق ... خطات ... ہوا ... ہم اور تمہارے قانون ... اصلی ... خیال ... ہمارے ... کسی ... اور قانون ... آدمی ... جانے ... منطق ... کہتے ہیں ... مطلب ... ہو جاتا ہے اور ... عورتوں کی اصلاح کے ...

سمن بغرض انفصال مقدمہ

[illegible]

بنام

[illegible]

دستخط حاکم ...

مہر عدالت

سمن واسطے قرار داد امور تنقیح طلب

[illegible]

دستخط حاکم ...

مہر عدالت

سمن واسطے قرار داد امور تنقیح طلب

[illegible]

دستخط حاکم ...

مہر عدالت

ایک بگڑا ہوا ایک شخص [illegible] جاتی ہے۔ عمر کی محرومی دیکھ [illegible] پھر بھلا ہمارے قیاس کا صحیح نتیجہ کیونکر نکل سکتا ہے۔

اور یہ واقع ہے کہ [illegible] ذرا غور سے دیکھئے تو یہ اصل قانون جو سارداجی [illegible] کے نام سے دنیا میں مشہور ہے کیا اصل ہے۔ نکاح بیاہ کا مسئلہ مذہبی مسئلہ ہے اور ہر مذہب میں جدا گانہ ہے تم نے ایک ہی لاٹھی سب کو ہانک دیا اور پھر یہ بھی ہوئی ہے کہ کسی کے مذہب میں دخل نہیں دینگے یا اس دینے کے مرید ہو گئے ہیں۔ پار سال بھی اس قانون کے بارے میں کئی مضمون لکھ چکی ہوں ہو گئی کہ ندوہ پنچ جو کبھی ہمارے [illegible] اور مسلمانوں کے [illegible] نہیں چھپتے تھے ایسے مضامین کے قائل ہو گئے انھوں نے سب سے پہلے مسلمانوں کو مشورہ دیا کہ اس پر ستیا گرہ کیجئے [illegible] کر دیجئے اپنی بات پر ہم قائم رہ کے بیٹھ جائے

یا وصل ہی ہو جائیگا یار کا [illegible]

[illegible]

وہی ہوا۔ پہلی اپریل آئی ہے کہ قانون کی مخالفت شروع ہو گئی۔ جو بیٹے کا دو لھا دو مہینے کا [illegible]

باتصویر علمی ادبی ذخیرہ

ایک کارڈ لکھکر مفت منگائیے

سے واقف ہو ، زمانہ کی گردش میں پیدا ہو گئے ہے۔ نکاح کو جو مذہبی قانون سے اور روکی قانون باطل قرار نہیں دے سکتا تھا ہر حکومت کی قاضی تو جانتیں نہ شادی کا قانون ہی قاضی کا منصب رکھتا ہے اب [illegible] ہی تیسری بیس [illegible] اگر قانون صاحب ان باپ کو [illegible] دیں [illegible] یا کھا دیں یا وارانٹ نکلتے ہیں کے بچرے نہیں تو کلا کی جائے فرار ہو جائے [illegible] کی [illegible] صورت میں قانون صاحب قاضی نہ بن سکے تو جلاد بن بیٹھے دو سرا حال ہیں اپنی بیاہیں [illegible] نکلے اور جن بیاہوں کا نکاح فقط مختاری کی بدولت بند ہو گیا اگر کچھ ان کو پیچ ہو ان آزادی کی دعا مانگتے ہیں [illegible] ہو جاؤ لیا کا لیا پہر اقتدار کے کاٹے

جس قانون کی یہ صفت ہو کہ چلے تو بلا ، نہ کے تو [illegible] کا کیا پوچھنا۔ قانون کی حمایت کرنے والے اس بات پر زیادہ زور دیتے ہیں کہ لڑکیاں وقت سے پہلے اگر مردوں کے تصرف میں آ جاتی ہیں تو کمزور اولاد پیدا ہوتی ہے اور ملک کو اس وقت پہلوان پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ قانون قبل [illegible] تصرف کو جرم نہیں قرار دیتا وہ تو نکاح کو جرم قرار دیتا ہے اگر تصرف جرم ہے تو ماں باپ کیوں دھر لئے جاتے ہیں جیسا تو وہی شکل ہے کہ [illegible] والا کپڑا جائے گا اور [illegible] قانون ہی بنانا تھا تو یہیں بنائے گ۔

اگر غرض [illegible] وقت ہو اور [illegible]

ضرورت ہے

ہمیں اپنے بنک کے مختلف برانچوں کے لئے تجربہ کار محنتی اور دیانت دار خزانچیوں - خزانچیوں کو نسلوں ایجنٹوں اور اسسٹنٹ کی تمام درخواستیں بنام مسٹر [illegible] انگس [illegible] انسپکٹر دی [illegible] بنک لمیٹڈ صدر بازار دہلی آنی چاہئیں۔

[illegible] صاحب کی نقصان [illegible] کی [illegible] تو [illegible] نقد کے قابل ہو گی [illegible] ہو سکتی ہے جب [illegible] ہیں اور جو [illegible] جاتا ہے اور جہاں [illegible] ہو سکتی ہے [illegible] غیر شرعی [illegible] ہے۔ [illegible] قصاص [illegible] برس کی لڑکی بیاہی نہیں ہوتی ا [illegible] لگ کر بیاہا جائے تو ثابت کر [illegible] شادیاں ایسی ہوتی [illegible] لڑکی کی عمر [illegible] کم ہو [illegible] کی شادیاں ہمیشہ کسی نہ کسی مصلحت سے ہوتی ہیں۔ ماں باپ [illegible] کو اپنی اولاد کی بھلائی کا خیال [illegible] قانون اس قدر [illegible] کو ماں باپ سے [illegible] کے قابل ہے۔ حکومت [illegible] کی بھلائی [illegible] تو وہ اس قسم کا مشورہ دے سکتی ہے کہ [illegible] ایسی [illegible] نکاح کی [illegible] نہ سکیں اور [illegible] سے خالی [illegible] مسلمانوں کی شرع جہاں تک اجازت دیتی ہے [illegible] قانون چلے تو [illegible] تک [illegible] ہے۔ [illegible] دو لھا میاں سے [illegible] لائے۔

[illegible]

[illegible] کی ضرورت [illegible] ہے جب [illegible] ہونے کا اعلان [illegible] دولھا میاں کی [illegible] جو [illegible] نکاح ہوا ہو اگر وہ [illegible] نکاح صحیح نہیں رہتا [illegible] قانون [illegible] ہے۔ خیرات کے [illegible] کیا فائدہ۔ [illegible] حکومت کو [illegible] وہ [illegible] اور [illegible] مبارک [illegible]۔

جس شریعت نے [illegible] کو اتنا آزاد کیا ہو [illegible] ضرورت [illegible] صاحب [illegible] آزادی میں [illegible] تو [illegible] کو [illegible] والے [illegible] ہی [illegible]۔

انڈیا جان (مجسمہ)



ڈن - ڈن - پٹ - پٹ

بہار آتشین (دہلی)

نہ چھیڑ اے نکہت باد بہاری راہ لگ اپنی   تجھے اٹکھیلیاں سوجھی ہیں ہم بیزار بیٹھے ہیں



گل صبحدمے بجو برآشفت و بریخت
با باد صبا حکایتے گفت و بریخت

بدعہدی دہر بیں کہ در چندیں روز
سر برزد و غنچہ کرد و بشگفت و بریخت

اگر آپ موسم خزاں میں بھی تازہ پھولوں کی نکہت سے لطف اٹھانا چاہتے ہیں تو [illegible]
سے عطر کی ایک شیشی طلب کیجئے۔ بہار باغ تازہ کا نظارہ ہے۔ اور اس کی خوشبو [illegible]

رجسٹری بھی کرا سکتے ہیں۔ آخر یہ جو ۱۳ سو برس تک شریعت جاری رہی کیا ایک شادی نکاح میں نابالغ ہوئی کر دی گئی ہوگی۔ غلط ہے شک کی جس بات ہو جو کبھی رائج ہی نہ ہوئی۔ تھی ہی نہیں کوئی دستور تو پھر نہیں تو بھی کیا بیٹھی ہے۔ پھر یہ نئی نئی آئینی کھائیاں (قانون سازی) ہی لی جائیں اس پر بھی علماء تیں درست نہ ہوں۔

علی ہذا القیاس نمک کا قانون بھی بڑا جھگڑا ہے۔ بیان صحیح ہو کہ نمک پر محصول کیوں نہ باندھا جائے مگر بھلا پیاسا نمک سے [illegible] کے سمجھنے کی سعی کیا ہے۔ لے گھر ہی میں خدا کا دریا ایک نمک کا دریا موجود ہے جو کوئی اس بات کو سنتا ہے اچنبھے میں رہ جاتا ہے۔ خیر نمک کی نسبت یہ آئندہ جو کوئی مضمون لیا ہو جاتا ہے نہیں تم گھبرا نہ جاؤ۔

خاتمہ پر ہم نے کہیں مشورہ دیتی ہوں کہ بات بڑی تیز ہے سے کوئی جائے نہیں ہیں ثابت کر چکی کہ شادی کا قانون بلا وجہ ہی ہے مسلمانوں کو نہ چلانا چاہیے جو ہرگز نہ پڑے والی۔ لہٰذا قبول [illegible] پیچھے دور کرو حوا کھا۔ بی۔ بی۔

اسے اپنے بچاؤ کی جیب میں ڈال رکھو اور جس کو اس کی ضرورت ہو اس کے حوالے کر دو۔ جو لوگ اس کی تائید کرتے ہیں وہ اسی طرح اس کی پابندی کریں جو آنکھوں سے دیکھیں گے۔ اور جو اس کی پابندی نہیں کرنا چاہتے انھیں اپنے حال پر چھوڑ دو۔ آخر کل انھیں بھی شریعت حق اختیار باقی ہے۔ کوئی اپنی اولاد کو چودہ اور اٹھارہ برس تک شادی (یا شادی) سے بچا سکے تو انھیں کسی کا اجارہ ہی کیا ہے۔ آگے تم جانو تمہارا کام جانے۔ میں تو ہو چکی بڑھیا اور اولاد کی شادی بیاہ کر چکی اور تم بھی اٹھارہ برس سے زیادہ سن رکھتے ہو۔ بہر صورت ہونے کی سے کیوں بیکار کی ہے۔ سنتے ہو۔

راقمہ

نظر آرا بیگم

خدا کی [illegible]

زین الوصف اور مسرور

(بقیہ ۳ مارچ ۱۹۳۰ء)

اب یہاں سے مسرور تمہیں وہ خلف الخلفا ہیں ہی ایک زبیدہ کی نیتوں کا [illegible] ہوگا بھی کی گرفتاری اور [illegible] ہاتھ لگا جاتا ہے قصہ ختم ہو جاتا ہے۔ دوسری کتاب میں ایک دوسرا قصہ زائد ہے ہم نے بھی اس کو لکھ دیا ہے۔

"مترجم"

زین الوصف نے گھر پہنچتے ہی اپنی گرفتاری کی اطلاع مسرور کو اشتیاق نامہ کے ذریعہ سے دی اور لکھا کہ آپ کے عشق نے مذہب چھڑوا دیا۔ مگر اس کی شکایت ہی کیا محبت خود ہی ایک مذہب ہے۔ اب آپ سے عرض ہے ضرورت ہو تو آئیے۔ یہودی کی صورت [illegible] اور ضرورت ہو تو پھر [illegible] میں خود آؤں گی۔ یہ خط [illegible] کے ہاتھ ایک [illegible] کا خط اس کی طرف [illegible] وہ خود [illegible] کہ خفیہ [illegible] نہیں [illegible] اس فائدہ سے [illegible] تھی [illegible] دیکھا [illegible] پھر گذشتہ [illegible] دریا سے [illegible] کے سحر سامری کا کرشمہ دکھایا [illegible] پچھلی طرح [illegible] سے [illegible] کے [illegible] اشتیاق کی کہانی [illegible] زین نے بیان بھی انکار نہ کیا [illegible] کہ جب یہودی گرفتار ہو جائے تو خانہ [illegible] درست بہم اللہ تشریف لائیے کنیز نوازی فرمائیے [illegible] سے [illegible] میں کوتوال صاحب [illegible] حسن کا ایک [illegible] کر [illegible] اور [illegible] کی درخواست پیش کی۔ یہاں [illegible] شکل کر [illegible] سمجھتی تھی چنانچہ حضرت بھی [illegible] کی فہرست میں [illegible] کر لیے گئے۔

[illegible] کی گرفتاری کی [illegible]

لو ! رات جس نے بیڑیاں کاٹی تھیں۔ وہ بیچارہ عشق کی آگ میں گھل رہا تھا رکھتے ہی شاد ہو گیا کہنے لگا کہیے کیا ٹھہری۔ محبوب نے گزارش اور والی کے وعدہ کر لینے کا حال سنا دیا۔ لوہار نے عرض کی اب اس خادم کے سپرد کوئی خدمت ہے۔ زین نے فوراً جواب دیا۔ واہ۔ تمہارے احسانات ایسے نہیں کہ بھول جاؤں۔ جب سے شہر بدر [illegible] ہر وقت مجھ سے تمہاری فکر رہی۔ ایک کام کرو۔ مجھے بڑی سی ایک الماری بنا دو جس میں پاخانے ہوں اور [illegible] کہ برابر میں ایک آدمی اچھی طرح بیٹھ سکے۔ دیکھو کل تک یہ الماری تیار ہو جائے۔

زین الوصف نے اصرار کیا کہ اجرت طے کر لو مگر اسے جو شخص دل سی نایاب چیز دے کر چکا وہ سونے چاندی کی پروا کیا کرتا۔

لوہار سے رخصت ہو کے یہ تینوں جب گھر پہنچیں آئیں تو یہودی غصے میں بھرا ہوا گھر میں ٹہل رہا تھا۔ پوچھنے پر معلوم ہوا کہ تم تینوں بیٹیاں کہاں گئی تھیں اور تمہاری بیڑیاں کس نے کاٹیں۔ شاید مسرور بھی یہاں بھی آ گیا۔

زین الوصف کو اب ڈرنے کی کیا ضرورت تھی [illegible] بھی جو ہے گوشت۔ یہ قیامت آئی ہے۔ بہت دیر تک رکھا تھا۔ [illegible] ہوں گے۔ اسی میں خیر ہے کہ آج ہی [illegible] ورنہ بڑی ہو گی پچھتانا کام [illegible] اور [illegible] کسی [illegible] کیا ہوتا ہے۔

رات بھر [illegible] یہودی [illegible] کی تلاش میں نکلا [illegible] کے ڈالوں گا [illegible] کا گل [illegible]

بلوا تے۔ میاں یہودی لو ارادہ بڑی لوگوں کی کثرت تھے کر وہ خفیہ تھے اور جب پوچھے بیوپار کشاں کشاں کچہری میں لایا۔ دے دیکھتے ہی قاضی نے آنکھیں نکالیں اور کہا یہ کیوں بیٹا ہے مسلمان تو نہیں۔ حرم پاس ہے قصہ مسلمان بیچارہ کرتا ہے اے دشمن خدا خدا سے نہیں ڈرتا ہے۔ خیریت اسی میں ہے کہ ان مسلمانوں کا مال ابھی لوٹا دے کہ اور بہ صورت تمام انھیں ان کے گھر پہنچا دے۔ بصورت خلاف وہ خلاف تیری جان رکھا لی انھیں جیل میں ڈال دیا جائیگا۔ بکیر مسلمین کی پاداش میں زکوۃ اٹھانا پڑے گی ہے۔

یہودی کے ہوش اڑ گئے۔ اے کیا ہوا ہے مرتبہ رکھنا انصاف ہی ہے جو وہ ہی کی ہی کا ہے۔ بیچارہ منت کرنے لگا کہ یہ عورتیں بھی تو ہیں ان کی بیگم بھی ہیں اور یہ بھی یہودی ہیں۔ انھوں نے میرا مال خوب لٹایا آشناؤں کو کھلایا۔ جب میں انھیں یہاں لایا تو جان میں جان آئی۔ حضور کے ہاتھ انصاف ہے۔

یہ کلمات کہتے ہیں۔ یہ سب نے کہا لا الٰہ الا اللہ سکرب نے کہا محمد رسول اللہ وزین العابدین نے [illegible]

[illegible] ہر ماہ حضرت سلطان المسلمین نے حکم دیا آپ اور آپ کی اولاد کو بھی گو رہا کر دیا کہ یہ مسلمان ہیں۔ ہم نے تیرا یہودی ہونا قبول نہ کیا۔ اس عورت نے مجھ پر ہمیشہ ظلم کیا اور میری قید خانے میں چند کر دیا۔ کیونکہ پڑھنے کے بعد قرضداروں کے یہاں جب سے لیا کہ فرقے چند مسلمان بیکس عورتوں کو ایک ظالم کاز قاضی یہودی کے پنجے میں دیدیا۔ ان کلمات سے تمام حاضرین کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ مسلمان ہونے کے لیے زبانی اقرار کافی ہے۔ یہودی میاں پر ہر دی مارے پڑنے لگی وہ داڑھی چھینا زاری تھی جو چھالی۔ داڑھی بھی گریبان پھٹا جو تلوار ہوئے پکڑ کر لا چھا۔ آخر قید خانے میں جا سے۔ یہ سا کا حال معلوم نہیں۔

زرینہ المروہ۔ محبوب۔ سکرب گھر پہنچیں منتفرق اسباب کی گٹھریاں بازھیں۔ صرف فرش اور ہر وقت کی ضرورت کا سامان رہنے دیا۔ آج کی رات آرام سے بسر ہوئی۔ چند پہر کو سوئیں ناگاہ قاضی مشرق شاہوں کے پیارے ہمراہ لیے دارالقضا کے فلک پر نمودار ہوا۔ (باقی آئندہ)

اثر طبع گہبار تذکرات فاضل ایران

شیفتہ بہر خدمت یار ہو گیا — شیفتہ ابرو پہ چوٹ کھو دیا
کس نے ہم سے کہا کہ پہنچے گا — جب کہ کلّن پیرہ وہ بیکار
ہمستاں نیستہ کہ یہ برد — شیفتہ ابروئے تو بینا الاثر
اس کا آکہ بہت ہو سہ دوبارا — ہم دم و صید ہوا کا ہیں گلے ہیں
از ہجر بوس گلی کس وقت ہو گیا — خود جاویدا ہوش کیا ہو
شیفتہ ابرو جانت بہ پیشہ — پاکی دامن ہست خود تو بہیرا
چاہے یار بود ہاں پاکی نہاد — دامن پاکی جو ہوا کو خستہ یار
دہ یاد شہرت پیشاب کو گی — حسرت ہم نے تیرا کو دیکھا ہیرا
چار دہ سال بیت گزشتہ کرم — ہاتھ بیٹ جہلی ہست ضروری تو

ہم شیفتہ ہاں ہم کو گلشن ہستی [illegible]
ہاں جب گئے جہاں کو کھو دیا

مرزا [illegible]

پنجم۔ [illegible] دوم سلطنت۔ سل غمی اور صیہات کا ہم۔ بیچارہ [illegible] جہاں داد اٹھا کر لگا کر خوشامد کی۔ اس پر وہ اللہ [illegible] ہو اصلاح کر دیکھ کر دہ

یہ تصویر مطلقاً گزین کئی ہے
دلبر از خدمت یار رہا ہے
دلدار کی ہم نے تیری کی مدد ہے
با نشان اور سلسلہ چہرے سے اٹھو
بیگانہ شیم ہو گئے تو بھی ہو

التماس

(۱) پیچ کی اشاعت میں بے تغیر ہونے کی وجہ ہیں جیسے جات ضروری کر ہے حضرت کی ستمگر داری ختم ہو گئی ہے سال سے بھی پیچ یہاں خریداری کا تقاضا کرتے۔ فرم اسی گھر پہ تھی۔ اب اکثر حضرات کے سال گزشتہ کے ۵ مد شدہ ۱ بابت ہے ہے بلکہ ان سے زیادہ وصول ہو چکے ہیں مگر انھوں نے سال جدید کی قیمت ادا نہیں فرمائی۔ اگر خریداری ختم ہو گئی تو سے اطلاع وپیچ کی راہ دیکھیں خود ہی یا دیکھ کر کے انگلیوں پر حساب لگا کے یا جنتری کی دیکھ کے سن تیری در لکھ کر رہیے سے روپیہ عنایت فرمائیں اور ہو سکے تو ٹی فرمائش بھجوائیں۔ سات آٹھ ماہ سے کارخانہ کو مسلسل نقصان پہنچ رہا ہے اور شدید ہیں۔ منیجر صاحب نے تو براہ فیاضی پاس حق تک اپنی امداد پوشش کے ذریعے عظیم الشان کارخانہ کو بچا رکھا ہے۔ حسابات اور رجسٹر کی دیکھ بھال سے منیجر کو زحمت متفرقہ اطلاعی خطوط لکھنے کی نہیں ہے۔ وہ خریداروں سے رحم کی التجا کرتے ہیں۔ قبول فرمایئے۔

(۲) سالانہ کی مجلدات اور پیچ سب مسلسل صفحہ، اخلاق اور طنزیہ مضامین اور کارٹون بھی دفتر ہیں برائے فروخت موجود ہیں۔ یہ مجلدات باعتبار فن اور ادبی و اخلاقی اپنا آپ ہی نظیر ہیں۔ جلد منگایئے اور اپنے کتاب خانے کی آن سے محروم نہ رکھیے۔ قیمت فی جلد مع محصول [illegible]

ہاں جلا کر تو اجلا ہو گا
اور دل کی صدا کیا ہے

ایڈیٹر

رسالہ ادبی اینچ خورشید حسین کی سالیہ جاری ہو

نگارہ

آپ کے سامنے علم ادب کا [illegible] جس شخص کی خبریں سکھا [illegible] دلی کے [illegible] اور بہار درکی خوشی کے [illegible] خوش [illegible] ہوں گے ان کے [illegible] منتخب [illegible] ہی ہے [illegible] بہاری [illegible] آنکھوں کے سامنے ہوگا

دل کے پاس والی دینا ہیں

[illegible]

قیمت سالانہ صرف [illegible] ہر ماہ [illegible]

[illegible]

دفتر منیجر رسالہ نگارہ [illegible] لکھنؤ

ضعیفی دور کرنے کی تدابیر

[illegible]

ملنے کا پتہ

سکھ سنچارک کمپنی متھرا

قلم دوات لے کر جلد بیٹھ جائیے

ورنہ پچھتانا پڑے گا

ایک کارڈ لکھنا شروع کیجیے [illegible] سالہ [illegible] ایک رسالہ [illegible] مفت [illegible] کس طرح آپ [illegible]

[illegible]

شرائط ایجنسی

(۱) [illegible]

(۲) [illegible]

(۳) [illegible]

(۴) [illegible] کمیشن [illegible] صاحب کو دیا جائے گا۔

(۵) [illegible]

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے؟

[illegible]

المشتہر

منیجر دواخانہ [illegible] لکھنؤ

مجلدات اودھ پنچ ۱۹۲۹ء

(۱) [illegible]

(۲) [illegible] ۱۹۲۹ء [illegible] ۱۹۳۰ء [illegible]

قیمت مع محصول ڈاک [illegible]

(۳) [illegible]

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

سیاحت ظرافت

[illegible]

المشتہر

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

ہندوستانی اکاڈمی صوبہ متحدہ کی مطبوعات

۱- [illegible]

۲- [illegible]

۳- [illegible]

۴- [illegible]

زیر طبع

۱- [illegible]

۲- [illegible]

۳- [illegible]

۴- [illegible]

۵- [illegible] الہ آباد

رجسٹرڈ نمبر اے ۳۰۳

غذائے روحانی

معروف [illegible]

وہ بے نظیر کتاب جس نے [illegible] رو لگائی

اور

ایک گراموفون کی طرح حروف کے محفوظ رکھنے بلکہ گلے کے جملہ حرکات کاغذ پر لکھ لینے کے قواعد سکھا دیے

یہ ایک مشہور و معروف کتاب ہے

اس کے حصہ اول کے تین ایڈیشن شائع ہو چکے اور جاننے والے جانتے ہیں کہ تا حال موسیقی کے ذخیرہ علمی میں

اس سے بہتر کتاب شائع نہیں ہوئی اب اسی کتاب کے

حصہ دوم میں مصنف نے

اساتذہ فن کے علم سینہ

کو

علم سفینہ بنایا ہے

یعنی

تان سین کے عہد سے لے کر زمانہ حال تک صدہا اساتذہ فن کی ہزاروں گی اور انکے گلے سے نقل کی ہوئی دھرپد اور ہوری کا نقشہ کتاب پر کھینچ دیا ہے

استاد محمد علی خاں

میاں تان سین کے آخری یادگار ہیں صدہا راگوں کی دھرپد اور ہوریاں اس کتاب میں انسے نقل کی گئی ہیں لطف یہ کہ اگر آپ سُر گلے سے ادا کرنے پر قادر ہیں تو کتاب کے رموز کو سمجھ لینے کے بعد جو کہ نہایت وضاحت سے ابتدائے کتاب میں لکھ دیے گئے ہیں اس طرح ہر ایک راگ کو برت سکیں گے جس طرح کہ استاد خود تعلیم دیتا ورنہ ایک معمولی ہارمونیم یا سارنگی سے کام نکال سکتے ہیں۔ انکے علاوہ دیگر مشاہیر کا سرمایہ نادر بھی آپکو اس کتاب میں ملیگا۔ فی الحقیقت مصنف نے اپنی عمر صرف کیا اور ایک عمر کی محنت سے کام لیکے اس کتاب کو مرتب کیا ہے۔ حصہ دوم نہایت مقبول ہوا۔ تمام ہندوستان کے استادوں کا سرمایہ نادر اس میں موجود ہے۔ قیمت پانچ روپیہ۔ محصول ڈاک بہر حال ذمہ خریدار۔

المشتہر:- منیجر اودھ پنچ لکھنؤ